

مقامات ظہوری

891.55
Z12M

JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
Kashmir Division - Srinagar

J. No: - 363 ~~8~~ Pm
~~1/2~~ / Tent - 7
Pm
11/15/02

10000

55-168

M 21 Z

CHECKED

la

چون سنا می کشد کافضل خلا و سما
چون سنا می کشد کافضل خلا و سما



در طبع می کشد کافضل خلا و سما
در طبع می کشد کافضل خلا و سما

1552
10464

در طبع می کشد کافضل خلا و سما
در طبع می کشد کافضل خلا و سما

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب جو دین شایقین کو فہرست مطول سے جو علاحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب فارسی درس مبتدیان و کتب اخلاق و عہدیت و تصوف و کتب لغت فارسی ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین و شایقین ملاحظہ فرما کر خط کافی و بہرہ دانی اور تمناورین۔

کتب فارسی درس مبتدیان

کریم بخش از تصنیفات شیخ سعدی روح
کریم بخش قلم علی مع ارباب ایجاد منشی کا لکاپر شاد و مودم جو
کریم بخش ترجمہ ہر ایک شعر کے نیچے معنی اسکے اردو میں ہیں۔
کریم بخش جہانگیر مجید ہے کریم کا ابیات ہوزن میں۔
در کتبنا شرح کریم مصنفہ حافظ محمد نذیر صاحب۔
پنج گنج یعنی کریم۔ نام محمد۔ محمود نامہ۔ پند نامہ عطار۔ رسالہ قاضی
نامہ فیضان۔ تصنیف شاہ علاء الدین اودھی۔
محمود نامہ۔ مصنفہ عنقریب مشہور کتاب ہے
قاف نامہ۔ چو غلامہ اشعار لائق بیت بخشی مبتدیان
عطائی نامہ تصنیف شیخ شاہ محمد غریبات لامیہ۔
صفوۃ المصادر۔ عرف آمد نامہ مشہور کتاب ہے
ہفت ضابطہ تصنیف علی نقی خان درس اطفال کے لیے
دستور المکتوبات۔
انشاء بہار عجم۔ مصنفہ مولوی امانت علی صاحب۔
انشاء فائز۔ از مولوے محمد اکرم صاحب متخلص
فائز مطبوعہ مطبع نظامی۔
انشاء فیض سان۔ از منشی حفیظ اللہ۔
انشاء خلیفہ مصنفہ خلیفہ شاہ محمد مرحوم قنوجی۔
انشاء تمیز۔ مصنفہ منشی کالی رائے صاحب متخلص تمیز۔
انشاء مادہ ہورام۔ مشہور انشائے۔
انشاء منیر مصنفہ کیر صافی منیر لاہوری۔
انشاء بہار منیر تصنیف مولوی عبدالعزیز صاحب۔
انشاء جامی تصنیف مشہور از مولانا عبدالرحمن جامی۔
انشاء طاہر وحید مشہور کتاب از مرزا طاہر وحید۔
انشاء فائق۔ از مولوی محمد فائق۔

انشاء دولت رام۔
انشاء صفدری۔ جس میں رقعات فارسی اور
اور کے مقابل اردو ہیں۔
انشاء گلزار عجم مصنفہ مولوی مقبول احمد فاروقی۔
انشاء مفید۔ تصنیف منشی بچھن رام صاحب۔
انشاء دلاویز از مولوی عبدالعزیز صاحب تلامذہ شہزاد
انشاء عجیب۔ مشہور کتاب ہے۔
ظہیر الانشاء۔ مصنفہ منشی ظہیر الدین مرحوم۔
مجموعہ انشاء صغیر لیل۔ تحت نامہ از عبداللہ خان علوی
سبب شاد و ارباب مع فرسنگ لغات۔
نادر انشا از ملا طہیر رائے تفرشتی یہ بڑے رتبہ کی
انشاء ہے متین عبارت۔
انشاء دلکش۔ مصنفہ منشی فتح محمد صاحب۔
فیاض البستان۔ مصنفہ منشی لایت حسین خان صاحب
دستور الصبیان۔ درس اطفال کے لیے مفید ہے۔
رقعات عزیز۔ از تصنیفات مولوے
عبدالعزیز صاحب۔
رقعات عالمگیری۔
رقعات قتیل۔ مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل۔
رقعات ابوالفضل۔ از تصنیفات ابوالفضل
علامی مشہور کتاب ہے۔
بنجر قلعہ ملا طہوری کا مشہور مع دو شرح۔
رقعات بیدل۔ از مرزا عبدالقادر بیدل۔
رقعات بچھی نرائن۔ تصنیف منشی بچھن نرائن۔
رقعات امان اللہ حسینی۔ بلاغت و

نفاحت بین مشہور ہے۔
 رقعات نظامیہ مشہور انشا ہے۔
 رقعة گلستان حکمت از مولوی عبدالغفر صاحب آردی
 رقعات احسن بک نام ارتکاز رنگ ہے از حکیم محمد حبیب زو ستار
 پنجرقعہ ولایت از سید ولایت علی صاحب
 گلارہ ولایت
 رقعات فیض آگین۔ مکتوبات۔
 توقعات کسری از جلال الدین طباطبائی۔
 کلیات سہ نثر مرزا غالب۔ پنج آہنگ۔
 دستنبو۔ مہر نیروز۔
 ابو الفضل ہرستہ و قمر مولوی ہادی علی مرحوم محشی کیا۔
 رسائل طغرا۔ نثر ہائے مشہور مع رقعات۔
 حسن عشق مولفہ منتہا عالمی کتبی حسن عشق میں۔
 مرافقہ قصا و قدر۔ مصنفہ منشی ظہیر الدین۔
 رقعات نامی تصنیف مولوی حکیم الدین صاحب
 بینا بازار مولفہ ارادت خان واقع بہت خوشنما و محشی
 شرح عینا بازار۔ مطبوعہ نادرا از مولوی
 امام بخش صہبائی۔

سہ نثر طہوری مع مقدمات ثلاثہ یہ کتاب مشہور ہے۔
 شرح سہ نثر طہوری۔ نثر نورس کی شرح
 از مولانا مفتی سعد اللہ مغفور۔
 کتابتیش نامہ مع فرہنگ تصنیف منشی راجہ کرن۔
 لذۃ الافہام۔ نثر تصنیف مولوی سید
 محمد علی موسوی دہلوی۔
 تفسیر گلستان اشعار گلستان کی تفسیر۔
 سلاک مسلسل مصنفہ منشی حیدر کا پر شاہ۔
 نندگی نامہ بطور ترجیع بند مصنفہ رسالے
 کنہیا لالی صاحب بہادر۔
 مظہر العجایب۔ مصنفہ مرزا قتیل صفات
 ہر شے کا مذکور کار آمد منشیان۔
 تاج المداخ۔ نثر رنگین تصنیف منشی انوار حسین
 تسلیم سہوانی در صنائع۔
 صفات کائنات مشہور کتاب ہم انشا پروازی ہیں
 کہ صفات ہر ایا اور اشیاء مختلف کے صفات جو کہ بڑے بڑے
 اساتذہ نے مثل ملا طغرا و طہوری وغیرہ نے لکھے ہیں وہ سب
 بعنوان خالی تہ اسمیں مندرج کیے۔

کتب خلاف و موغلت تصوف

گلستان نثر شیخ سعدی شیرازی بتحشی لائق دید
 ایضاً متوسط تلم۔
 ایضاً۔ چوب قلم کاغذ سفید ولایتی عمدہ۔
 ایضاً۔ کاغذ حنائی۔
 ایضاً۔ پر قلم و واقع و خوشخط مع فرہنگ ٹیٹل رنگین خوشنما
 گلستان ہر قلم منقول عنہ محشی مولوی ہادی علی
 صاحب مرحوم یادگار ہیں۔
 گلستان مترجم ترجمہ لفظ بلفظ ہولہ۔
 شرح گلستان۔ مصنفہ مولوی محمد اکرم ملتانی۔
 ریاض رضوان۔ شرح گلستان از مولوی
 ریاض علی مرحوم۔
 خیابان شرح گلستان از سراج الدین علیخان آرزو۔

گلستان حکیم قافی بجواب گلستان شیخ سعدی قابل دید ہے۔
 بہارستان جامی بجواب گلستان سعدی۔
 خارستان موغلت و اخلاق میں نایاب کتاب نظم و
 نثر کفار میں بعینہ ہم ہیکو گلستان اور صفات مہنوی فصیح
 و انداز میں ادبی کیے ہم پلہ ہم میزان ہر گلستان کے آٹھ باب
 اسکا سولہ باب بحساب خار کے بعد کل کارنگ جتنا ہر ایسے
 مبتدی کو لے کے بعد گلستان پڑھانا زیبا ہے منشی فیڈیاں
 صاحب میر منشی ایٹھنی بھوپال نے اصل نسخہ ٹیری کو شمش کو
 صحیح کر کے بھیجا گویا از سر نو نام مصنف کا زندہ کیا خوبی موی خوبی لائق دید
 اسرار الاولیا از حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمہ اللہ۔
 اخلاق محمدی مصنفہ محمد علی نیردی۔
 مصباح الہدایت ترجمہ فارسی عارف مشہور کتاب ہے۔

رسالہ ہدایت المومنین موعظت میں -
مطالب رشیدی - مصنفہ شاہ تراب علی
در تصوف در موزات فقر -

سرور العباد شرح قصیدہ بابت سعادت -
پند نامہ مصنفہ حضرت فرید الدین عطار تصوف میں -
کیمیای سعادت از امام محمد غزالی -
اخلاق جبالی محبت از ملا جلال الدین محقق دوانی -
اخلاق ناصری مشہور علم اخلاق میں -
اخلاق محسنی از ملا حسین واعظ -
گلشن اسرار تصنیف مولوی انور علی صاحب تصوف
می باید شنید - از مولوی رفعت علی
رفعت نصاب اخلاق میں -

مکتوبات امام ربانی - ہر سہ جلد بہت نادر
کتاب ہے آئینہ جلالت باطن اہل حق ہے از ارشادات
حضرت مجدد الف ثانی بہت خوبی کے ساتھ ایک کلیات کتاب
مجموع ہو کر طبع ہوئے طالبین خواہش میں ہے -
نہایت ہے -

مکتوبہ عرفان مصنفہ فرید الدین عطار و دیگر عرفا -
مکتوبہ سالہ غوثیہ - سے بہت نشاط العشق از ارشادات
حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ -

بوستان حلی قلم - مانند قلم اوسط قطعہ
لائق دید ہے کاغذ سفید -

ایضاً - کاغذ حنائی -

بوستان دومصرعہ خوشخط تصنیف شیخ سعدی قلمی
ایضاً - دومصرعہ متوسط -

بوستان سومصرعہ متن و حاشیہ میں متن مصرعہ ہیں -
ایضاً - دومصرعہ مطبوعہ مطبع علوی -

مثنوی شاہ شرف - از شاہ ابو علی قلندر
عارفانہ مضمون ہے -

مثنوی معنوی - مولوی روم چار مصرعہ شش فقر
مشہور بالحق و فقر ہفتم -

شرح مثنوی بحر العلوم طبع جدید از تصنیف حضرت

مولانا عبد العالی بحر العلوم یہ شرح عامل المتن ہے -
لطائف معنوی شرح مثنوی مولوی روم -
مکاشفات رضوی - شرح مثنوی
روم از مولوی محمد رضا -

مجموعہ مثنویات - یکلیات حضرت فرید الدین عطار
ہے اسکے شامل دس رسالے ہیں -

مثنوی سلیمیل مصنفہ حکیم منور حسین حکیم تخلص -
محاسن العشاق - با تصویر تصنیف میر سلطان حسین
نہیرہ شہنشاہ امیر تمپور گورکان ہر نظم و نثر لکھنؤ مطبوعہ سابق
محاسن العشاق با تصویر مطبوعہ جدید -

منطق الطیر تصنیف فرید الدین عطار تصوف میں -
نظم اللالی شرح قصیدہ مآلی نصاب میں -
مثنوی بزم وصال - عرفان میں مصنف
شاعر اہل زبان ہے -

مثنوی حضرت شیخ بہلول تصنیف حضرت بہلول -
حدائق حکیم سنائی - درسی مشہور مذاق تصوف
میں نایاب کتاب ہے -

معدن الجواہر از ملا طریقی اخلاق میں -
انوار الرحمن لتنویر الجنان ملفوظات حضرت عبدالرحمن صوفی صاحب عرفان

کتب لغت فارسی

لغات المبتدی - تصنیف مولوی سیف اللہ
صاحب عظیم آبادی -

کشف اللغات مطبوعہ مطبع شمسند و مجلیہ
غیاث اللغات مع چراغ ہدایت مصطفیٰ خان آرزو
برہان قاطع - لغت اور محاورہ اور اصطلاحات
فارسی میں مستند ہے

نصاب الصبیان ابو نصر قرابی کی تصنیفات ہے
شرح نصاب الصبیان - دشت بیاضی
بہت نادر شرح معتبر و مستند از ملا سعد -

فرہنگ جہانگیری لغت کی کتاب فرہنگ گلستان از مولوی
محمد اللہ صاحب -

صنایع کمالی که در دنیا
چون سحابین در قیامین



در طبع می‌نشیند که شوق طبع
کونا در دنیا که شوق طبع

در طبع می‌نشیند که شوق طبع
کونا در دنیا که شوق طبع

که عبارت کلام ظهوری ماده تاریخ اوست قلیل فراغت است و امید از خوانندگان با نصاحت
آهنت که این از شرح اساتذہ نیکاشته بل و ستمایه بی بضاعتی این با مورعذ و ریندشته
هر جا که خلل و زلل ریابند بچشم صلاح ملاحظه فرموده رفع مفسده آن نمایند و من الله التوفیق
والاستعانة از اینجا که اکثر مقدمات این خطبه بذکر علیحدہ استیجاب میدهند و در ضمن شرح
اختلاط آن خالی از تشویش و فتنی نمی نمودند و از بر سه مقدمه فرود گذشت شد مقدمه اول
در ذکر احوال مصنف و موجب تالیف خطبه کتاب نورین غیره مصنف دوم در بیان
کلمات موقی مصنف سوم در ایراد برخی از صنائع و بدائع نظم و شروایه از تراپ
در مضمون بندی متاخرین که استطلاع بران موجب بصیرتست مرطافت معانی و صحت
کلامی را مقدمه الاولی فی ذکر احوال المصنف صاحب مرات الخیال می آرد که
نور الدین ظهوری صاحب اشل از خطه ترشیز است که در نوامی سبز وار واقع شده و بعد از تکمیل فنون
و تحصیل علوم بطریق ساحت از راه دریابملک کن افتاده بر ابراهیم عادل شاه تحت نشین
بیجا پور عاشق شده در مدح وی نظم و شعر تکلف تمام نوشت چنانچه لازم و استعارات بل اغراق
وی زبان و آرا بے انشست و سلطان ابراهیم نیز بر تفتن عبارت وی فریفته شده مورد
انعامات فاخره گردانید چنانچه در خطبه گلزار ابراهیم مصنف شعاری بآن نموده سلطان عادل شاه
مدت العمر وی را با خودی داشت خطبه کتاب نورس که در علم هندی تصنیف کرده و سلطان
نذکورست و نوشت و دستگاه سخن آجائی رسانیده است که الآن خیال بندگان و زکار همه
معتقد اویند نقل است که روزی در مجلس شیخ ناصر علی سر هندی که در خیال بندی و نحو
ارجندی پیش از ذکر شعرای سلف بیان آورده بود گفت بروی زمین بهتری از طهوسی نیاید
شخصه گفت چرا اینچنین میفرمایید یکی از قدما شیخ نظامی گنجویست که سخن او بفهم ظهوری هم
نرسیده با ناصر علی که مر شده گفت بلکه طهوسی آن سخن را قابل فهمیدن نیست باشد اما با اعتقاد
توافق این اوراق اگر بالفرض التقدير این حرت رست هم بوده باشد بزبان آوردن خالی از

۱۱۱
 جمع آن آن سه مرتبه
 بعد اگر در
 ممکن است عقلا
 عاده تبلیغ است
 الا غلبه اگر عقلا
 امکان دارد
 عاده اغراف است
 ۱۱۲
 با کسر آگاه کردن
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶

بیابکی و ترک ادب نیست شعر بزرگش نخوانست داهل خرد که نام بزرگان بر شستی برد
 اگر هزار ظهوری و دیگر زبانیا ن تماش کنند آن قبولیتها که بنا بر تصفیه طینی و کمال استعداد آن
 مردان بود و نیامد بلکه از همین خود تهافت که سخن را با فضول همه پرکاری نازی برده اما موثر است
 آتش کلام اصل در طبقه متاخرین که ابتدای این طرز خاص کلام از باب افغانی است و حشی و سنائی
 و عرفی و حکیم رکنای سیج استاد صائب و حکیم شفقانی همه تقلید طریزی بوده اند و از صاحب ابجد
 آن شیوه را تغییر داده اجتهاد بطرز خاص نموده همچو ظهوری شاد و بطنی نیامده چه در نظم و چه در شعر
 و در همه قسام سخن کوسل شادی نواخته و پهلوانان این فن اخاک الیه داده این فقیر تحریر کرده
 که شیخ ابو الفیض فیضی ملک الشعراء پی تحت کبری نوشته گویند شیخ جوابش نوشت رسانید
 و یک قصیده که در مدح حکیم محمد یوسف بجا پوری گفته و حکیم بواسطه آن قصیده ظهوری آید
 سلطان ابراهیم رسانید و یک شعر از غزل رباعی و دو بیت مطلع ساتی نامه بنام نظام الملک
 گفته اکتفای نماید رقع که محمد نور الدین ظهوری با ابو الفیض فیضی نوشته در مانده
 و در ظهوری توفیق عرض عبودیت خود و سعادوت نزد یک سید اند و ازین توفیق توفیق است
 و سعادت و زکار امید و امیدوار میگردد و در هر دو اگر بدلیل برهان است راسخ میباشد و دلیل
 برهان آنکه اگر در معنی خصی منی بود چه صوت میشود که قلم بر سرین قلم زبان بیا این سخن آید
 عم در جواب است این لبیک با مقیمان آستان از دوز نزدیک شستن با ایتادگان حضور
 غائبانه چهرهش بودن نشان بخت بلند است علامت طالع ارجند سبا نخی لاغر که بفرستی است
 خود را بفرستد که شوماری بند و با طائر سگست بال که پرواز توج بلند گردد و بام کعبه مراد گردد
 فرود گردد و خیریم نسبتی است بزرگ ذره آفتاب تا با سیم صد محمد که تجلی محبت آن حضرت
 شعله با نور و شایش سوزید اول ظلمت ده زبان آمده و سپر تو عتقاد روشن گردیده که نسبت
 بان و روان عمیم الاحسان سعادت عرض جوهر ارادت است اقبال فرع اصل اخلاص صریح
 هر که اخلاص پیش اقبال بشد اگر نه شکر گوهر عا شایسته و زیاده شایسته بکارفته غرض پور اثر و مقصود

ای محبوب که
 در این عالم
 و بیابا
 از لفظان
 قدر و قیمت
 بعین صابر
 اس صابر
 قدر و مرتبه
 کفایتی بهم بان
 در این عالم
 و بیابا
 از لفظان
 قدر و قیمت
 بعین صابر
 اس صابر
 قدر و مرتبه
 کفایتی بهم بان

رعایت سخن است والا بی نیازی آن برگزیده درگاه بی نیاز ظاهر است مداحی آفتاب در
عیب غیاث طبعی است اثبات مهر صاحب بصیر اگر بتوفیر بخت و دعوی این غلبه که معامله دیده
با کمال جواب خیر آن درگاه دیرتر بهم سیزد و در از نصیر طریقی توانست بهی مشران باین ناله این
و نفس آه این بلال که است به تصور آئیده از تاسف گذشته جانی برده میشود و الحال غم جزم خود در
تضمیمه در اثبات محال تاخیر است اراده بزور بازوی شوق سر برانگیز خشن بخیه تقدیر رسا

خوش آنکه نکرده سر آتش شود	در نزال دل حاجی جامی شود	و اما آن نقاب جلوه رحمت کشد
هر چیز بجز تور و نای تو شود	ایضا از شیشه امید زده	جوشیده شکر نشسته خط زده
در آرزو آینه دیدار	در دیده هزار بار صیقل زده	با فن محوای حالی غری صفا

حسب حال مرقوم میگردد و امید که از نظر فیض اثر بر تو سعادتش بروز کار مجبوران پیر سازد و عمل

از دم تیغ نکتہ تن بہ تلپیدن و دم
از روش جلوة آہ باہ افگنم
بند آقبانی کشم تیغ و ترنج آورم
از خس و خایر ہے جیب گلستان کرم
فرق ہر دویم پیش دست نگہداشت خم
گوشتہ دامان آہ ماندہ تہ کوہ ضعف
کنگرہ ایوان وصل گرچہ ندارد کند
بہر تماشای حسن در رہ شہباز عشق
توبہ پرہیز را کرد شکستن در دست
آمدہ نزدیک لب حرف کسی و ویریت
چشم نشد چہرہ خیز ویدہ بہ عقل برم
محل دل در سرم پای بدامان کشید

۱ غلبه با قطع زبان
 ۲ سلیمان در بیخ و غنچه
 ۳ نفیجین تفصیل است
 ۴ روضه عالمیه
 ۵ مدین علمیه
 ۶ ششدر
 ۷ از کافران و کفار
 ۸ زنی بختی
 ۹ زنی بختی
 ۱۰ زنی بختی
 ۱۱ زنی بختی
 ۱۲ زنی بختی
 ۱۳ زنی بختی
 ۱۴ زنی بختی
 ۱۵ زنی بختی
 ۱۶ زنی بختی
 ۱۷ زنی بختی
 ۱۸ زنی بختی
 ۱۹ زنی بختی
 ۲۰ زنی بختی
 ۲۱ زنی بختی
 ۲۲ زنی بختی
 ۲۳ زنی بختی
 ۲۴ زنی بختی
 ۲۵ زنی بختی
 ۲۶ زنی بختی
 ۲۷ زنی بختی
 ۲۸ زنی بختی
 ۲۹ زنی بختی
 ۳۰ زنی بختی
 ۳۱ زنی بختی
 ۳۲ زنی بختی
 ۳۳ زنی بختی
 ۳۴ زنی بختی
 ۳۵ زنی بختی
 ۳۶ زنی بختی
 ۳۷ زنی بختی
 ۳۸ زنی بختی
 ۳۹ زنی بختی
 ۴۰ زنی بختی
 ۴۱ زنی بختی
 ۴۲ زنی بختی
 ۴۳ زنی بختی
 ۴۴ زنی بختی
 ۴۵ زنی بختی
 ۴۶ زنی بختی
 ۴۷ زنی بختی
 ۴۸ زنی بختی
 ۴۹ زنی بختی
 ۵۰ زنی بختی
 ۵۱ زنی بختی
 ۵۲ زنی بختی
 ۵۳ زنی بختی
 ۵۴ زنی بختی
 ۵۵ زنی بختی
 ۵۶ زنی بختی
 ۵۷ زنی بختی
 ۵۸ زنی بختی
 ۵۹ زنی بختی
 ۶۰ زنی بختی
 ۶۱ زنی بختی
 ۶۲ زنی بختی
 ۶۳ زنی بختی
 ۶۴ زنی بختی
 ۶۵ زنی بختی
 ۶۶ زنی بختی
 ۶۷ زنی بختی
 ۶۸ زنی بختی
 ۶۹ زنی بختی
 ۷۰ زنی بختی
 ۷۱ زنی بختی
 ۷۲ زنی بختی
 ۷۳ زنی بختی
 ۷۴ زنی بختی
 ۷۵ زنی بختی
 ۷۶ زنی بختی
 ۷۷ زنی بختی
 ۷۸ زنی بختی
 ۷۹ زنی بختی
 ۸۰ زنی بختی
 ۸۱ زنی بختی
 ۸۲ زنی بختی
 ۸۳ زنی بختی
 ۸۴ زنی بختی
 ۸۵ زنی بختی
 ۸۶ زنی بختی
 ۸۷ زنی بختی
 ۸۸ زنی بختی
 ۸۹ زنی بختی
 ۹۰ زنی بختی
 ۹۱ زنی بختی
 ۹۲ زنی بختی
 ۹۳ زنی بختی
 ۹۴ زنی بختی
 ۹۵ زنی بختی
 ۹۶ زنی بختی
 ۹۷ زنی بختی
 ۹۸ زنی بختی
 ۹۹ زنی بختی
 ۱۰۰ زنی بختی

فریب غرق قازی چه نایب سخت
نگر آب بهوای و گم گشتم خود را
چه کرده اند درین شهر فرقه شاعر
قرار معنی شاعر چه داده اند آیا
بر این خوشدلی این شکسته بانی چند
ز بندل گنج منعت حق گزارم
اگر ز رصده و گوهر شناسی بچند
همیشه فیض کدائی ز عالم بالا
خراب مایه آن کس نیم سیرم
چه برگذات تقدیم حبه قند
خوشیم ز حیانت اگر روز
که هم درازی از وسعت گشت هم
گرفته کینه ز جامی گردان
قضا ز سخته برفق شمت دارا
با اهتمام قدر و عیش بدجوات
خدا جمیع محبان قبح خصوص مرا
سجده نیمی بود تنهای حین
دست برین نکنید شعله و نیکویی
داغ از جگر آنقدر برایت و نو
شنا با همه این دو پاک را
شراب شفق در خم شام از بوت

رسید جان بلم از یوست سودا
سپهر نزل تا خاطرت اگر نگرفت
که هست قد اهل شان بار جز و تا
نشسته بر سر خوان بلا فقیه
نهشت خامنه تقدیر بر پرست
برای نشنیدن این سپهر می آرند
نداده اندشهان قوس شاعران گدا
بلج گرچه هر صمیم اصبار و ارم
ز خشک پاره نان نیاز شک خدا
ز دور این همه قهر و ز عطر این همه جود
هندستیره ام گشت لب عفت غا
فلک فرشت یا مروز داده است عمر
ندارد این همه آزار قابلیت ما
همیشه تا شکفد دریا ص طبع شبر
رضه با دسیه همچو سنبل سودا
شعاع چشم باره خو که ویدین فتم
که ویدین فتم اینک سنجیدن فتم
راعی از چشم موس عیش و طرب افتاده است
تا بدشد روز با شب افتاده است
تا بدشد روز با شب افتاده است

اتفاق است مرض آل از این در مایه است
 بچند بیت دیگر سمع حرمت بکشا
 خرابی که و تمیز اکابر عصم
 کشید زهر دل زردگی جامه
 کسے نکرد زبان رعایت
 چو کاخ مدح بنام کسی کنند بنا
 از ان بقت شد این قوم اگر که بر
 عبث نمی نهم آئینه برکت
 فصیح اهل زمان عربی و ارد
 ز بهی خطای حقیقت نهی گناه
 زمانه یافته بهر لباس من
 که شوش و خوشی است عذروا
 جواهر که پای تو سحت فکر است
 ز قضا می قضا ز دخی می
 ز لکه مرض مفلسی نگار
 پنبه در گوش نهادم شنیدن نعم
 بخیزد راز خاک جگر بنوعی
 باریست آن زمانه چاق و ده است
 از ساقینا نه اوست ممنوی
 که خورشید در صورت جامه ازو

گویند این مطلع ساقی نامه او قطع جوابها افتاده است و هیچکس تا حال

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بتحقق نظر در یافتن که از آنجا که این کتاب هنگام تحویل هر چه از بروج دوازده گانه آواز می خاند
 صد و سی و یک بار در هر یک از این اثناعشر مقامات دوازده گانه اخذ کرد و در اول باونی و مبینی سوم است
 چهارم مجاز پنجم بزرگ ششم کوچک هفتم عراق هشتم صفهان نوا صد و هشتاد و یک نغمه گویند نهم نوا دهم عشاق
 یازدهم نغمه نکل و دوازدهم بوسلیک شاعری نظم در آوازده سماعی
 با نوا صد و هشتاد و یک نغمه بزرگ نوا از زیر انگشت ساق و نکل
 شعبه های آن نظر بر ساعات لیل و نهار بهست چهارم میرسد شعبه اول از پستی مقام نکل و نغمه و نهم
 از بلندی آن بهر شعبه مرکب نغمات باشد شعبه مقام راوی اول نغمه و نهم و آن مرکب از شش نغمه
 باشد دوم نغمه و نهم و آن مرکب از شش نغمه باشد شعبه مقام حسین اول دو گاه و آن مرکب از
 دو نغمه باشد دوم محیر تشدید بایستی تحسانی و آن مرکب از هشت نغمه باشد و بعضی از نغمه گویند
 شعبه مقام سرت اول مبرقع دوم چگاه و آن مرکب از پنج نغمه باشد شعبه مقام حجاب اول
 سه گاه و آن مرکب از سه نغمه باشد دوم مجاز و آن مرکب از هشت نغمه باشد و بعضی مرکب از دو نغمه
 گویند شعبه مقام بزرگ اول بهایون دوم هفت شعبه مقام کوچک اول کتبان مرکب از
 شش نغمه باشد دوم بیاتی و آن مرکب از پنج نغمه باشد شعبه مقام عراق اول مخالف نوا و می
 گویند و آن مرکب از پنج نغمه باشد دوم مغلوب و آن مرکب از هشت نغمه باشد شعبه مقام صفهان
 اول تبریز و آن مرکب از پنج نغمه باشد دوم نشاپور و آن مرکب از شش نغمه باشد شعبه مقام نوا
 اول نغمه و نهم و آن مرکب از پنج نغمه باشد دوم ماهور و آن مرکب از شش نغمه باشد شعبه مقام
 عشاق اول ائل و آن مرکب از سه نغمه باشد دوم وچ و آن مرکب از هشت نغمه باشد و بعضی مرکب از
 دو نغمه گویند شعبه مقام نکل اول چارگاه و آن مرکب از چهار نغمه باشد دوم غزال و آن مرکب از
 پنج نغمه باشد شعبه مقام بوسلیک اول عیش و آن مرکب از ده نغمه باشد دوم صبا و آن مرکب از پنج نغمه
 باشد و آنکه آواز شش و اول سلک و آن از پستی صفهان بلندی نکل و نغمه و نهم و از یازده نغمه
 حاصل شود و دوم گردانیه و آن از پستی عشاق و بلندی رست خیر و از نهمه حاصل شود و سوم نوا و آن

در هر یک از این اثناعشر مقامات دوازده گانه اخذ کرد و در اول باونی و مبینی سوم است
 چهارم مجاز پنجم بزرگ ششم کوچک هفتم عراق هشتم صفهان نوا صد و هشتاد و یک نغمه گویند نهم نوا دهم عشاق
 یازدهم نغمه نکل و دوازدهم بوسلیک شاعری نظم در آوازده سماعی
 با نوا صد و هشتاد و یک نغمه بزرگ نوا از زیر انگشت ساق و نکل
 شعبه های آن نظر بر ساعات لیل و نهار بهست چهارم میرسد شعبه اول از پستی مقام نکل و نغمه و نهم
 از بلندی آن بهر شعبه مرکب نغمات باشد شعبه مقام راوی اول نغمه و نهم و آن مرکب از شش نغمه
 باشد دوم نغمه و نهم و آن مرکب از شش نغمه باشد شعبه مقام حسین اول دو گاه و آن مرکب از
 دو نغمه باشد دوم محیر تشدید بایستی تحسانی و آن مرکب از هشت نغمه باشد و بعضی از نغمه گویند
 شعبه مقام سرت اول مبرقع دوم چگاه و آن مرکب از پنج نغمه باشد شعبه مقام حجاب اول
 سه گاه و آن مرکب از سه نغمه باشد دوم مجاز و آن مرکب از هشت نغمه باشد و بعضی مرکب از دو نغمه
 گویند شعبه مقام بزرگ اول بهایون دوم هفت شعبه مقام کوچک اول کتبان مرکب از
 شش نغمه باشد دوم بیاتی و آن مرکب از پنج نغمه باشد شعبه مقام عراق اول مخالف نوا و می
 گویند و آن مرکب از پنج نغمه باشد دوم مغلوب و آن مرکب از هشت نغمه باشد شعبه مقام صفهان
 اول تبریز و آن مرکب از پنج نغمه باشد دوم نشاپور و آن مرکب از شش نغمه باشد شعبه مقام نوا
 اول نغمه و نهم و آن مرکب از پنج نغمه باشد دوم ماهور و آن مرکب از شش نغمه باشد شعبه مقام
 عشاق اول ائل و آن مرکب از سه نغمه باشد دوم وچ و آن مرکب از هشت نغمه باشد و بعضی مرکب از
 دو نغمه گویند شعبه مقام نکل اول چارگاه و آن مرکب از چهار نغمه باشد دوم غزال و آن مرکب از
 پنج نغمه باشد شعبه مقام بوسلیک اول عیش و آن مرکب از ده نغمه باشد دوم صبا و آن مرکب از پنج نغمه
 باشد و آنکه آواز شش و اول سلک و آن از پستی صفهان بلندی نکل و نغمه و نهم و از یازده نغمه
 حاصل شود و دوم گردانیه و آن از پستی عشاق و بلندی رست خیر و از نهمه حاصل شود و سوم نوا و آن

در این کتاب
 اشارات و بدایه
 فی الحقایق
 از شیخ ابوالفتح
 محمد باقر
 مجلسی
 در شهر
 قزوین
 در سال
 ۱۲۰۰
 قمری
 در ماه
 شعبان
 در روز
 ۱۲
 در وقت
 عصر
 در مکان
 مسجد
 آستان
 قدس
 در حضور
 آیت الله
 العظمی
 آقا
 میرزا
 محمد
 باقر
 مجلسی

پستی بوسیله یک بلندی حسینی خیزد و از چهار نغمه حاصل شود چهارم گوشه بضم اول و فتح ثانی و آن
 پستی چهارم و بلندی نواخیزد و از نه نغمه حاصل شود پنجم باوه و آن اول پستی کوچک و بلندی عراق خیزد
 و از پنج نغمه حاصل شود ششم شهنواز و آن از پستی بزرگ و بلندی راوی خیزد و ششم نغمه حاصل شود
 باید دانست که گوشه چهل و شش است از آنجا که پنجم برین تخفیف تحقیق پیوسته در اینجا ثبت نماییم
 و آنچه مشکوک فیه بود ترک داده اول بهار نشاط دوم غریب سوم سوار چهارم غمزا پنجم بیات
 ترک ششم سرفراز هفتم بسته گکار هشتم بیات که دانه نیمه نماند و نهم صفایا دهم دلبه و یازدهم
 اوج کمال سیزدهم گکار چهاردهم وصال پانزدهم شهری شانزدهم عیش ان هفدهم غمزال
 هجدهم عشرت انگیر نوزدهم بحر کمال بیستم اصلی بیست یکم عتدال بیست و دوم گلستان
 بیست و سوم تبریز کسیر بیست و چهارم حیرت بیست و پنجم جالی بیست و ششم روح انسزا
 بیست و هفتم حیرت بیست و هشتم مستلک بیست و نهم معنوی سی ام پهلوی فائده و بیان آهو
 و بحر مختلفه که بهندی آنرا مال گویند باید دانست که بحسب قرار داد اغانی عجم هفده
 اصول است آنرا بحر و دایره نیز گویند اول محسن دوم بحر ترک ضرب آنرا ترکی نیز گویند سوم بحر
 دو یک چهارم بحر دور پنجم بحر تقیل ششم بحر خفیف هفتم بحر چار ضرب هشتم بحر درفشان نهم بحر
 مائین دهم بحر ضرب الفتح یازدهم بحر فاخه دوازدهم بحر چنبر سیزدهم بحر نیم تقیل چهاردهم
 بحر افروز پانزدهم بحر اصد شانزدهم بحر مل هجدهم بحر جرج بدانکه نغمات را بطریق روزگار
 سال سیصد و شصت مقرر نموده اند لا مانع از دیاده من لا تنراجات صاحبیات الخیال
 آورده که نزد حکمای هند در ایجاد و ابتدای آن اختلاف بسیار است تا بحدی که در قدم و حد
 آن نیز اختلاف کرده اند جمعی اصل آنرا از ناهید متفرع ساخته ابدی از لی گویند و این روایت
 نزد کیست یا شماره سلطان المشایخ که فرمود کلام حق را در روز پیشانی آیه بنگ پوری شنیدیم و
 ازین است که بسیار از موسیقی دانان هند در مبالغه و بطلان بسبب غلو و افراط شایسته اند که گویند
 و فرقه دیگر بر حد و شان قائل بوده از قسم اند که توسط ممکنات صورت پذیرست می شنایند

درین طائفه نیز اختلاف است گریه و کشتن خواهرزاده کنش که فرزند وای شهرت را بوی نسبت
 و این قول ضروری لهطلانست کشتن آنچه مشهورست پیش از چندراگ معدوده که در عین جوانی شباب
 زنان شیر فروشان ابدان می فریفت بخاطر نبودن آنرا که در هند شهرت تمام دارد اما آنچه شیراز
 نایکان کن بران اتفاق دارند آنست که هماد و یوسر حلقه دیوان آفاق بود و جمیع دیوان طاعت
 بلکه طاعت و پرستش وی لازم می شد و ندانند از انچه شستن یوسی پری که با هر دیونج تن از آنها مقرر
 بودند مخصوص هر یکی در وقتی خاص از اوقات شبانه روزی بهنگامی پیش از آنکه در زمانه کن
 راگنی براسامی همان جماعت مقرر گردید و اوقات خواندن نیز همان دستور قرار یافت باقی از این
 دوسه اگر و گنی شستن گنی بهر سید و آنرا بجایا گویند و بجایا از حساب شمار افزونست حکم حرو
 وار که بعد از ترکیب انواع لغات تکلم توان نمود و این آمیزش ترکیب تصرفات حضرت انست
 و بعضی گویند که تعداد بجایا بوجوب استادان کن چهل و نه هزارست چنانچه شیخ عالم در رساله
 تالیف خود که موسوم باد هوائ ساخته تفصیل ذکر نموده و بطرز این جماعت هفت مرتبت آنرا
 سبت سرگومید و نفع بشریچ احد از تقدیمین خیرین نیاده از سه سر خوانده باقی چهار سر خانه
 دیونست درین هفت سر مقامات است که آنرا کرام گویند اما در تقال اگر از دیوان با انسان دروا
 طائفه گویند که در ایام پیشین دیوان ابانسان مواجهه و اختلاط بوده و نایکان کن کن علم را در این هنگام
 از آنها فر گرفته اند و این قول مطابق است بروایت موهان که گفته اند کیومرث را در مقام سپر
 دیوان محاربات صعب و می داد بسیاری از آنها قتل رسیدند از ان هنگام دیوان متوهم گردید
 بحال و در دست افتادند و از نظر انسان ستور گشتند و زعم گریه آنکه دیوان همیشه از آدمی ستور
 بودند و چنانکه ابراهیم الناسطی بر میشد لیکن ملک کن که نسبت بملکهای دیگر و یولاح است آنها را
 بزور سحر و جادو حاضر نموده علم موسیقی تعلیم میگرفتند و در تهای مدید و عهد با بعد از لیلیات بهمان
 زبان دیوان که آواز سنس گرت گویند در مدح هماد و یوسر پیش کش گنیش نام شست و به شتای دیگر
 دیوان ساحت بهرست پیش کش گنیش نام شست و به شتای دیگر

درین طائفه نیز اختلاف است گریه و کشتن خواهرزاده کنش که فرزند وای شهرت را بوی نسبت
 و این قول ضروری لهطلانست کشتن آنچه مشهورست پیش از چندراگ معدوده که در عین جوانی شباب
 زنان شیر فروشان ابدان می فریفت بخاطر نبودن آنرا که در هند شهرت تمام دارد اما آنچه شیراز
 نایکان کن بران اتفاق دارند آنست که هماد و یوسر حلقه دیوان آفاق بود و جمیع دیوان طاعت
 بلکه طاعت و پرستش وی لازم می شد و ندانند از انچه شستن یوسی پری که با هر دیونج تن از آنها مقرر
 بودند مخصوص هر یکی در وقتی خاص از اوقات شبانه روزی بهنگامی پیش از آنکه در زمانه کن
 راگنی براسامی همان جماعت مقرر گردید و اوقات خواندن نیز همان دستور قرار یافت باقی از این
 دوسه اگر و گنی شستن گنی بهر سید و آنرا بجایا گویند و بجایا از حساب شمار افزونست حکم حرو
 وار که بعد از ترکیب انواع لغات تکلم توان نمود و این آمیزش ترکیب تصرفات حضرت انست
 و بعضی گویند که تعداد بجایا بوجوب استادان کن چهل و نه هزارست چنانچه شیخ عالم در رساله
 تالیف خود که موسوم باد هوائ ساخته تفصیل ذکر نموده و بطرز این جماعت هفت مرتبت آنرا
 سبت سرگومید و نفع بشریچ احد از تقدیمین خیرین نیاده از سه سر خوانده باقی چهار سر خانه
 دیونست درین هفت سر مقامات است که آنرا کرام گویند اما در تقال اگر از دیوان با انسان دروا
 طائفه گویند که در ایام پیشین دیوان ابانسان مواجهه و اختلاط بوده و نایکان کن کن علم را در این هنگام
 از آنها فر گرفته اند و این قول مطابق است بروایت موهان که گفته اند کیومرث را در مقام سپر
 دیوان محاربات صعب و می داد بسیاری از آنها قتل رسیدند از ان هنگام دیوان متوهم گردید
 بحال و در دست افتادند و از نظر انسان ستور گشتند و زعم گریه آنکه دیوان همیشه از آدمی ستور
 بودند و چنانکه ابراهیم الناسطی بر میشد لیکن ملک کن که نسبت بملکهای دیگر و یولاح است آنها را
 بزور سحر و جادو حاضر نموده علم موسیقی تعلیم میگرفتند و در تهای مدید و عهد با بعد از لیلیات بهمان
 زبان دیوان که آواز سنس گرت گویند در مدح هماد و یوسر پیش کش گنیش نام شست و به شتای دیگر
 دیوان ساحت بهرست پیش کش گنیش نام شست و به شتای دیگر

ازین سبب گویند و در ابتدای آن یکی از اقوال مشایخ و غیره مثل لاکل شی ما خلا الله طالع
 نموده روز دیگر حضرت خواجه و مجلس سلطان چند قول بجزو زنا یک خواندند و یک متحیر شده گفت
 اگر چه یقین میدانم که این دزد نیست لیکن بطریق دزدی نموده که مراد منی است نیست از آن گام
 قول شهرت یافت نامیک بقدرت کلام الهی مترشح و متوجه وطن گردید و سلطان بانی و ارباب
 بوی انعام فرمود و هیت شمه از بیان موافقی حالا وجه تسمیه کتاب نورس که تصنیف عابد شاه
 تخت نشین بیجا پورست بیان بنیام چون دریافتی که اصل نعمات هندی از و انایان کنست و پیشتر
 اسامی آنها در زبان و الفاظ سنسکرت و اهل آن زیار واقع شده بدانکه لفظ نورس مرکب
 از دو کلمه کی نو که ترجمه نه است و دیگر رس که بمعنی مستعمل میشود یکی آنکه اتفاق بیاید و شهر
 و مکانی دوستی پیدا شود یا فیما بین نوکر و اقام صاحب بوده باشد آنرا هم رس گویند و دوم تعارف
 ارواح را که روز اول بوده است و بر طبق آن در عالم احوال ظهور پذیرفته نیز رس خوانند و خانه و میان
 با شاه اکبر و اجیر بر بقول ایشان بود سوم آنکه از دیدن مانع و مانع و غیر آن شوق شاماد و
 پیدا شود خواه از قسم و باشد خواه زن آنرا نیز رس گویند و حاصل این لفظ بمعنی لذت و کیفیت
 برداشتن است بهر قسم که باشد و مورد آن منحصر بر نه حالت یافته اند و تصانیف ایشان در هر یک است
 و غیره مثل نسبت اول سنگا رس کبیر مبله و سکون نون کاف عجمی الف را می رس
 بمعنی آراستگی و زیبای زینت زن و خوشی و محبت مرد و زن باشد و آن بر دو قسم است یکی بیوک
 بیای موصوفه کسور و تحتانی مضموم و او ساکنه مجهول که کنایه از هجر و مفارقت است و دوم سنجوگ
 بسین مبله مفتوح و نون ساکنه و جمیم مضموم و او ساکنه مجهول که عبارت از مصلحت است و هم نام رس
 بهای هوز و الف نون و سین مبله بمعنی استراحت و فریاد و نیکد لیر از رونی بازو کرشمه و عشوه
 غمزه باشد سوم کز نارس بکاف تازی مفتوح و رای مبله مضموم و نون مفتوح با الف رسیده
 بمعنی افزونی غم که احتمال هلاکت دارد و فرق در میان بیوک رس و کز نارس بهیست که در آن
 امید مصلحت درین بیم هلاکت باشد چهارم رو و رس برای مبله مفتوح و همزه مضموم

این سبب گویند و در ابتدای آن یکی از اقوال مشایخ و غیره مثل لاکل شی ما خلا الله طالع
 نموده روز دیگر حضرت خواجه و مجلس سلطان چند قول بجزو زنا یک خواندند و یک متحیر شده گفت
 اگر چه یقین میدانم که این دزد نیست لیکن بطریق دزدی نموده که مراد منی است نیست از آن گام
 قول شهرت یافت نامیک بقدرت کلام الهی مترشح و متوجه وطن گردید و سلطان بانی و ارباب
 بوی انعام فرمود و هیت شمه از بیان موافقی حالا وجه تسمیه کتاب نورس که تصنیف عابد شاه
 تخت نشین بیجا پورست بیان بنیام چون دریافتی که اصل نعمات هندی از و انایان کنست و پیشتر
 اسامی آنها در زبان و الفاظ سنسکرت و اهل آن زیار واقع شده بدانکه لفظ نورس مرکب
 از دو کلمه کی نو که ترجمه نه است و دیگر رس که بمعنی مستعمل میشود یکی آنکه اتفاق بیاید و شهر
 و مکانی دوستی پیدا شود یا فیما بین نوکر و اقام صاحب بوده باشد آنرا هم رس گویند و دوم تعارف
 ارواح را که روز اول بوده است و بر طبق آن در عالم احوال ظهور پذیرفته نیز رس خوانند و خانه و میان
 با شاه اکبر و اجیر بر بقول ایشان بود سوم آنکه از دیدن مانع و مانع و غیر آن شوق شاماد و
 پیدا شود خواه از قسم و باشد خواه زن آنرا نیز رس گویند و حاصل این لفظ بمعنی لذت و کیفیت
 برداشتن است بهر قسم که باشد و مورد آن منحصر بر نه حالت یافته اند و تصانیف ایشان در هر یک است
 و غیره مثل نسبت اول سنگا رس کبیر مبله و سکون نون کاف عجمی الف را می رس
 بمعنی آراستگی و زیبای زینت زن و خوشی و محبت مرد و زن باشد و آن بر دو قسم است یکی بیوک
 بیای موصوفه کسور و تحتانی مضموم و او ساکنه مجهول که کنایه از هجر و مفارقت است و دوم سنجوگ
 بسین مبله مفتوح و نون ساکنه و جمیم مضموم و او ساکنه مجهول که عبارت از مصلحت است و هم نام رس
 بهای هوز و الف نون و سین مبله بمعنی استراحت و فریاد و نیکد لیر از رونی بازو کرشمه و عشوه
 غمزه باشد سوم کز نارس بکاف تازی مفتوح و رای مبله مضموم و نون مفتوح با الف رسیده
 بمعنی افزونی غم که احتمال هلاکت دارد و فرق در میان بیوک رس و کز نارس بهیست که در آن
 امید مصلحت درین بیم هلاکت باشد چهارم رو و رس برای مبله مفتوح و همزه مضموم

این سبب گویند و در ابتدای آن یکی از اقوال مشایخ و غیره مثل لاکل شی ما خلا الله طالع
 نموده روز دیگر حضرت خواجه و مجلس سلطان چند قول بجزو زنا یک خواندند و یک متحیر شده گفت
 اگر چه یقین میدانم که این دزد نیست لیکن بطریق دزدی نموده که مراد منی است نیست از آن گام
 قول شهرت یافت نامیک بقدرت کلام الهی مترشح و متوجه وطن گردید و سلطان بانی و ارباب
 بوی انعام فرمود و هیت شمه از بیان موافقی حالا وجه تسمیه کتاب نورس که تصنیف عابد شاه
 تخت نشین بیجا پورست بیان بنیام چون دریافتی که اصل نعمات هندی از و انایان کنست و پیشتر
 اسامی آنها در زبان و الفاظ سنسکرت و اهل آن زیار واقع شده بدانکه لفظ نورس مرکب
 از دو کلمه کی نو که ترجمه نه است و دیگر رس که بمعنی مستعمل میشود یکی آنکه اتفاق بیاید و شهر
 و مکانی دوستی پیدا شود یا فیما بین نوکر و اقام صاحب بوده باشد آنرا هم رس گویند و دوم تعارف
 ارواح را که روز اول بوده است و بر طبق آن در عالم احوال ظهور پذیرفته نیز رس خوانند و خانه و میان
 با شاه اکبر و اجیر بر بقول ایشان بود سوم آنکه از دیدن مانع و مانع و غیر آن شوق شاماد و
 پیدا شود خواه از قسم و باشد خواه زن آنرا نیز رس گویند و حاصل این لفظ بمعنی لذت و کیفیت
 برداشتن است بهر قسم که باشد و مورد آن منحصر بر نه حالت یافته اند و تصانیف ایشان در هر یک است
 و غیره مثل نسبت اول سنگا رس کبیر مبله و سکون نون کاف عجمی الف را می رس
 بمعنی آراستگی و زیبای زینت زن و خوشی و محبت مرد و زن باشد و آن بر دو قسم است یکی بیوک
 بیای موصوفه کسور و تحتانی مضموم و او ساکنه مجهول که کنایه از هجر و مفارقت است و دوم سنجوگ
 بسین مبله مفتوح و نون ساکنه و جمیم مضموم و او ساکنه مجهول که عبارت از مصلحت است و هم نام رس
 بهای هوز و الف نون و سین مبله بمعنی استراحت و فریاد و نیکد لیر از رونی بازو کرشمه و عشوه
 غمزه باشد سوم کز نارس بکاف تازی مفتوح و رای مبله مضموم و نون مفتوح با الف رسیده
 بمعنی افزونی غم که احتمال هلاکت دارد و فرق در میان بیوک رس و کز نارس بهیست که در آن
 امید مصلحت درین بیم هلاکت باشد چهارم رو و رس برای مبله مفتوح و همزه مضموم

و در ال مهمله مشدوده معنی غفلی خوش مقتضیات برهمی مزاج طریف شایسته بهر سبب بیای موحده
مکسوره و تحتانی زده معروف و رای مهمله معنی سروری که از سخاوت و شجاعت رحم بی باشد
و آنرا دان مجده و دیانامند ششم بیهانک سبب موحده مفتوح و بای زده و نون مفتوح
به معنی خوف اندیشه هفتم بی بیهانک سبب بیای موحده مکسوره و تحتانی زده معروف و بای موحده
مفتوح و با و تایی مشناه ساکنین مخلوط التافظ و سین مهمله موقوف معنی کرامت از دیدن
چیزی ملائم طبع باشد ششم و سبب سبب با الف مفتوح و در ال مهمله ساکن و بای موحده مضموم
و با و تایی مشناه ساکنین مخلوط التافظ معنی عجابات باشد نهم سبب سبب سبب سبب سبب سبب
و الف نون ساکنین مشناه مشدوده موقوف التافظ معنی وحدانیت ات حق و صفات او باشد
شاعری هندی زبان خود در یک بیت ساسی اینها بترتیب بیان نموده و هر
کس بنگار رسو بانیس بر سر که ناروده بنا بیهانک بی بیهانک سبب سبب سبب سبب سبب
المقدمه الثالثه فی بیان اقسام النشر و نوکر الصنائع الکلامی
و المراسیم الفارسیه فی محاورات المتأخرین و محاینا سببها
بدانکه کلام منشور سه قسم است مخرج و سجع و عاری از هر دو یعنی نوعی از شعر کوتاه و وزن شش
مستغنی از گویند و خلیل که در مخرج و سجع و عاری از هر دو یعنی نوعی از شعر کوتاه و وزن شش
مخرج کلام است منشور که وزن دارد و سجع ندارد و مخرج غریب و اوقات بی نوکر و اهر بکار ساز و
خرج انفاس نیز ذکر قادر کرد کار عین شعر کمال است قس علی هذا شعر مخرج اگر چه قسمیست از قسم
نشر اما اینقدر مستعمل و متداول نیست سجع در لغت آواز کردن کبوتر و قمری آواز کردن شتر را
و سخن با قافیه گفتن و در مطلق عبارت از برابر بودن و لفظ او آخر فقرتین است چنانچه آواز
قمری و کبوتر موافق یکدیگر میباشند و او را آخر کلمتین از هر دو فقرت یکدیگر جمع گفتند و این
منقسم بود به قسم متوازی و مطروح و متوازن توازی با هم برابر شدن متوازی با هم برابر شوند
و در مطلق سجع متوازی برابر بودن و لفظ در قرآن و آخر فقرتین است و در مطلق عذرون و سجع

[illegible]

۵
کتابت
مکتب
مکتب

شیدن و بخت

ع

جمع اوقات باب

از حبیب

۱۵۰۰

نسخہ ۱۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم

في القضاة والوزراء

مجلس

چندین

منه

سازمان

۱۲۷

ایک

200

2

۱۰۰

۱۰۰

معه در وقت نوشتن و قلم و کلام و در وقت نوشتن و قلم و کلام و در وقت نوشتن و قلم و کلام

تجین نام است که دو کلمه یا بیشتر در نظم و یا در شعر آورده شود و قرات کتابت مثل یکدیگر باشند
و در معنی متغایر و در حرکات و سکونات میان ایشان هم تفاوت یافتی و نقصان نباشد و در
استقامت چون رعشاقیت من عذیده خون نشان ترم + چهره بنی پیران از اشک خون نشان
ترم + لفظ ترم تجنيس نام است تجنيس ناقص آنکه دو لفظ یا زیاده در کلامی بیاید که در حروف متفق
و در حرکات مختلف و آنرا تجنيس محرف نیز گویند چون علم و علم که اول معنی دشمن است و دوم
نیزه است تجنيس را بدانند که دو کلمه متجانس در کلام واقع شود یکی از دیگری بحر فی زائد باشد خواه
اول خواه اوسط خواه آخر چنانکه لفظ زار و زار در اول لفظ کار و کنار در اوسط و لفظ مال و مال در آخر
و قسم آخر را مذکور نیز خوانند صیغه مفعول از تذل معنی دهن از کردن تجنيس مرکب آنکه از دو
متجانس در نظم یا در شعر واقع شده یکی از آنها بر اصل وضع باشد و دیگری مرکب سبب تری
مانند او که در و این بر دو قسم است اول آنکه هر دو لفظ در کتابت و عبارت متشابه باشند این را
تجنيس تشابه خوانند چنانچه نیاز آرد و نیاز و قسم دوم آنکه هر دو لفظ متجانس عبارت تشابه
باشند و در کتابت مختلف و این را تجنيس مفروق نیز گویند چنانچه ترسانی منسوب به ترسا و بی ترس
بمعنی همچون تجنيس مکرر آنکه در او اواخر اسماء و دو لفظ متجانس به یو می آید و باید که در
یکی از آنها حرف زیادتی هم باشد و این را تجنيس مزوج و تجنيس موزون نیز گویند مثال اول همچون
هزار و هزار که مکرر در آخر بیاید و مثال ثانی همچون لفظ گلزار و نار تجنيس مطروق آنکه کتاب
و دو لفظ یار و یار یک جنس که در همه حروف موافق باشند مکرر در حرف آخر همچون شارب و شارب
قائده اگر حرف مختلف قریب المخرج باشد مطروق مضارع نامند و اگر قریب المخرج
مطروق لاحق گویند تجنيس خط آنکه دو لفظ یا زیاده در کتابت موافق باشند و در تلفظ متجانس
چنانکه مسکین و شکین و این جمله بفتشند اجتناب قسامده الالاشتقاق لغت در لغت
و در مطلق بلغا آنکه کلماتی جمع کرده شود که حروف آنها در گفتار متقارب متجانس یکدیگر
باشند و بهتر است که از یک کلمه مشتق باشند اکثری از فصحا این را به صنعت شمرده اند از جمله

از آنکه کلماتی که در وقت نوشتن و قلم و کلام و در وقت نوشتن و قلم و کلام و در وقت نوشتن و قلم و کلام

در وقت نوشتن و قلم و کلام و در وقت نوشتن و قلم و کلام و در وقت نوشتن و قلم و کلام

[illegible]

چنان باشد که در کلام چیزی را چیزی تشبیه نمایند و باز از آن جمیع نموده مشبه ابرشبه به ترجیح دهند
 و فیض از حسن المقام است که اثبات کنند و صفی جهت چیزی و او را کنند جهت ثبوت
 آن صفت علقی و بهی مناسب آن که فی الواقع سبب نباشد اما جهت اعتباری لطیف است
 سازند از جمیع عبارت است از آنکه متکلم کلامی گوید و جهت لطیفه از آن جمیع نماید و هرگز در و خلا
 او گوید و چنان اظهار کند که گویا او را بخطا گفته بود و ثانیاً از آن برگشته تجاehl العارفین صفت
 چنانست که متکلم چیزی را و اند و خود را نادان ساخته اظهار کند که چنین است با چنانست چیزی که مانند
 او باشد تقدیر او کند اما لفظ عبارت است از آنکه متکلم در امری مبالغه نماید و از حد اعتدال تجاوز کند
 بعدیکه ثبوت آن مستبعد یا محال باشد تا سامع را گمان شود که آن امر در آن صفت غیر متناهی است
 و آن بر سه قسم بود اگر آن در عام ممکن است بحسب عقل و عادت آنرا تبلیغ گویند و اگر ممکن نیست
 عقل و محالست بحسب عادت آنرا غرق نامند و اگر محال باشد عقلاً و عاده آنرا غلو خوانند
 لفظ و نشر لفظ در فارسی حدیث و نشر را گفته کردن و در اصطلاح چنانست که ذکر کنند مقدار
 چند را بعد از آن باینده چیز را که با آنها اتفاق و از بی تعیین اعتمادی بر وجدان سامع که هر یکی که بهر کدام
 متعلق است باینهاست و اما از خواهر است این بر دو قسم یکی مرتب که نشر بر ترتیب لفظ باشد اول
 با اول و دوم با دوم علی هذا القیاس قسم ثانی از لفظ و نشر آنکه نشر بر ترتیب نباشد و این بر دو
 یکی آنکه ترتیب نشر بر عکس لفظ باشد و آنرا عکس ترتیب گویند و دوم از قسم ثانی آنکه ترتیب نشر
 مختلط و در هم باشد و آنرا مختلط ترتیب نامند سیاق و الاعداد و این صفت چنانست که
 چیزی چند را که هر یک آنها بضمیمه پیش منی داشته باشد بر یک نسق بیاورد و منسوق لفظ صفت است
 که کاتب چیزی را بصفات مختلف متواتر و متوالی بیاورد که خواه به استقلال خیال یا به پیوسته خداوند باشد
 و در تکیه که بر خطا بخش و پوزش پذیر خواه باعتبار متعلقات چنانکه شعریات و تلباس لعل خا
 غنچه و لپا و شمشاد و قاسمیر لاف جانان و لعل است که در کلام چیزی تعجب نماید و شکفت آرد
 المصحح الموجه این را شایع نیز گویند و آن چنان که با و معروج را بوجهی ستاید که ستلزم

این صفت علقی و بهی مناسب آن که فی الواقع سبب نباشد اما جهت اعتباری لطیف است
 سازند از جمیع عبارت است از آنکه متکلم کلامی گوید و جهت لطیفه از آن جمیع نماید و هرگز در و خلا
 او گوید و چنان اظهار کند که گویا او را بخطا گفته بود و ثانیاً از آن برگشته تجاehl العارفین صفت
 چنانست که متکلم چیزی را و اند و خود را نادان ساخته اظهار کند که چنین است با چنانست چیزی که مانند
 او باشد تقدیر او کند اما لفظ عبارت است از آنکه متکلم در امری مبالغه نماید و از حد اعتدال تجاوز کند
 بعدیکه ثبوت آن مستبعد یا محال باشد تا سامع را گمان شود که آن امر در آن صفت غیر متناهی است
 و آن بر سه قسم بود اگر آن در عام ممکن است بحسب عقل و عادت آنرا تبلیغ گویند و اگر ممکن نیست
 عقل و محالست بحسب عادت آنرا غرق نامند و اگر محال باشد عقلاً و عاده آنرا غلو خوانند
 لفظ و نشر لفظ در فارسی حدیث و نشر را گفته کردن و در اصطلاح چنانست که ذکر کنند مقدار
 چند را بعد از آن باینده چیز را که با آنها اتفاق و از بی تعیین اعتمادی بر وجدان سامع که هر یکی که بهر کدام
 متعلق است باینهاست و اما از خواهر است این بر دو قسم یکی مرتب که نشر بر ترتیب لفظ باشد اول
 با اول و دوم با دوم علی هذا القیاس قسم ثانی از لفظ و نشر آنکه نشر بر ترتیب نباشد و این بر دو
 یکی آنکه ترتیب نشر بر عکس لفظ باشد و آنرا عکس ترتیب گویند و دوم از قسم ثانی آنکه ترتیب نشر
 مختلط و در هم باشد و آنرا مختلط ترتیب نامند سیاق و الاعداد و این صفت چنانست که
 چیزی چند را که هر یک آنها بضمیمه پیش منی داشته باشد بر یک نسق بیاورد و منسوق لفظ صفت است
 که کاتب چیزی را بصفات مختلف متواتر و متوالی بیاورد که خواه به استقلال خیال یا به پیوسته خداوند باشد
 و در تکیه که بر خطا بخش و پوزش پذیر خواه باعتبار متعلقات چنانکه شعریات و تلباس لعل خا
 غنچه و لپا و شمشاد و قاسمیر لاف جانان و لعل است که در کلام چیزی تعجب نماید و شکفت آرد
 المصحح الموجه این را شایع نیز گویند و آن چنان که با و معروج را بوجهی ستاید که ستلزم

و در صورتی که میگوید چنانچه از عقل نجیب نقل کرده که تا بوده با توده زایش در میان
و مانند سیل سیل طغیان خیل نموده و علی بن ابی طالب تقسیم مرآت و انظار و این اتفاق
و مناسب نیز گویند و آن چنانست که شاعر جمع کند امور را که با هم مناسب باشند مانند
ماه و آفتاب و گل و بلبل و تیر و کمان و امثال آن رعایت تناسب عامست و هر امری که باشد
از زوایا و صفات و افعال و غیر ذلک الاستحدا هم آنست که در عبارت لفظ مشترک آید
و ربط چنان دهد که از آن لفظ معنی مفهوم گردد و پس از آن ضمیر آورد و بدان معنی دوم مراد گیرد
همست و نشان در سیاحت الی رستم جاگرت و بدان گیری جهان احسب خدعه گفته اند
از مصرعه اول مفهوم میگردد که دستان پیر رستم مرادست و از لفظ بدان معلوم میشود که مکر و حیله
مقصودست حسن المطلع آنست که اول کلام خواه شری خواه نظم مطبوع و مصنوع بود و کلمات
بفان نیک اختر از بدو جهت اند و متاخرین حسن مطلع بر بیت ثانی طلاق میکنند و تفریع
آنست که متعلق چیزی را حکمی اثبات کنند بعد از آن که آن حکم اثبات کرده باشند بمتعلق دیگر و
آن مثال شعر نام آن آسایشی بخشد بگوشتن شعاع همچنان که طلعت و چشم را آسایشست
احتجاج بدلیل آنست که صفتی یا مقدمه ایراد کنند و آنرا برهان غشلی یا غشلی ثابت
گردانند مثال شعر بنام ایزد تو خود باغی و گریه برهان کسی جوید قدرت سروس
وز لغت سبیل و رخ گل درین شن غیر ازین در قدما صنایع و بدائع بسیار شایع بود که در
رساله های عروض و قوافی و خلعت و درین زمان اکثری از آن متروک شده و ناچار این فقیر
برجهن قدر که گفتا نموده اگر بخت هم مل ملاحظه نمایند زیاده تر ازین کلام آن جامع فنون متقدمین
متاخرین و باینده اکنون شمه از آن دستاخرین بیان نمایم بدانکه لفظ کز قمار معروض و معنی کز قمار
آید مثال غزالی مشهور کس بخوبان پرچهره کز قمار بیا هیچکس را چنین قوم گرفتار بیا
ای کز قمار می بیا و برخص مخفی نیست که مصدع معنی هم فاعل کذا با العکس اکثر در کلام فارسی
مستعمل مثال شعر زبیدی رضایت جز سفا و وون که هم وون نوازست هم سفا و وون

رخصت است ای رهنی نیست حیاتی شعر عطیه فیض است عفو جرم پذیر بهر هست
 رضا نیم غم چو داریم رضا نیم ای رهنی ایم ارسلان شعر جادو چشم و بند و خالت نمیکند
 آشکار و پنهان و زوهای و زوی شعر زلف او را ز بردن دل غیر و مو به شعر سار است
 ای شمساری آواز لالی شعر خرامانش بقصر خوشیتن برو بهشتی را بهمان چمن برو ای مهابا
 چمن برو کمان خمندی شعر امشب آن مه بواق که فرو می آید که بهمان چمن آید چه نکوی
 ای مهابا من تسلیم شعر بریز خون سلیم و برو فراغت باش کسی بهجو تویی این گمان نداردم
 ای فارغ باش و یار اکثر لفظ جمع را فارسیان مفردا اعتبار کرده بلفظ الجمع سازند و این
 قریب است و متاخرین بیشتر چنانکه لفظه مثل که یعنی محل و خلاصه است معنی مفردا اعتبار نموده بها
 جمع ساخته اند محسن تاثیر شعر عجب بانی محبوبی سر آمد بهر خلایای خوبی را در آمد بهر سعید اشرف
 طلای گنج یا قوت سر شک آهین بیکان و دل آشفته گمان از ذکر کوه عم و خلایای و ازین عالم
 لفظ احوالها و وقایعها و اما لهما در شمار اسانده محسن تاثیر شعر ای کرده حال خود و عیان انصاف
 احوالها آئینه دار است تغییر در حالها و دیگر چو از شان نزول است آگهی نیست و وقایعهای
 قرآن را چه و اصحاب شعر در چند صائب میر و مسمان نو میدی کمن زلفش شتم مید و شعر آها
 یوسف و اله شعر قفل و سواست در کف رشته اما لهما بخود و صد جا که تا یک و زود و
 همچنین بعضی الفاظ با وصف فاوه معنی ظرفیت گاه و خانه زیاده کنت چنانچه حرم گاه و یکت خانه
 و منر گاه و بزم گاه و حرم سر اتجلی در خطاب با جنون گوید بیت از تو و حشت مشران خوشن پال
 طفل مکتب خانه ات چشم غزال زلالی بیت چه غنچه سوی کت گاه هم آهنگ بغل بر خور و دوی
 بصد رنگ آصفی شعر ناله را میر اندلیلی سوی منر گاه خویش ساربان در ره حدی می گفت
 مجنون میگردد عرنی شعر در جرم گاه و ملل حمله که طبع نیست و حامله مرم و جرم اگر هست
 و ازین عالم است وقت سحر گاه که در کلام سانه واقع گشته حیاتی کیلانی شعر فغان بیل و وقت
 سحر گاه و حیاتی و دل لالان و بهر و همچنین فارسیان اکثر ای حلی در آخر صیغه هم فاعل زیاده کنند

رخصت است ای رهنی نیست
 رضا نیم غم چو داریم
 آشکار و پنهان و زوهای
 ای شمساری آواز لالی
 چمن برو کمان خمندی
 ای مهابا من تسلیم
 ای فارغ باش و یار اکثر
 قریب است و متاخرین
 جمع ساخته اند محسن
 طلای گنج یا قوت
 لفظ احوالها و وقایعها
 احوالها آئینه دار است
 قرآن را چه و اصحاب
 یوسف و اله شعر
 همچنین بعضی الفاظ
 و منر گاه و بزم گاه
 طفل مکتب خانه ات
 بصد رنگ آصفی شعر
 مجنون میگردد عرنی
 و ازین عالم است
 سحر گاه و حیاتی

[illegible]

کلیه ندارد که جمع ذی الروح بالفت و نون باشد چنانکه هر کارها و بندهای خدا و اسباب و شریک
بالفت و یائیزی آید و همچنین جمع غیر ذی الروح بالفت نون همچون مردگان شبان و روزان
نیز یافته شد پس آنچه شراح عربی در شرح متن گلستان تحقیق لفظ عالمیان گفته که قاعده در آن
اسم جمع در فارسی نیست که اسم خالی نیست از آنکه اسم جاد است یا نه اگر جاد است جمع او بالفت و نون
مانند خزان و سپان و مرغان و بجز آن پیش از الف نون اگر در اسم ماضی گفته باشد مانند عالمیان
و آدمیان و اگر در آخر او حرف هاست بکاف توسل نمایند مانند بندگان اگر اسم جاد نیست
به جمع کنند مانند آسمانها و زمینها و سنگها و سالها و اگر خبر است صاحب و افزایش یا تجدد و ا
قبول نمایند از آنرا بهر دو وجه جمع کنند مانند درختان و درختها و لبان و لبها و شبان و شبها و روزان و
روزهای آنجمله و جهتی دارد ولیکن بعد از تصحیح و تبیین یافت شد که کلیه نیست محمد فضل ثابت که آباد
در کتاب اساس لفظ نون باب دوم که در ثنات سخن است آورده که مخالف قاعده لغت است که
شیخ شیراز آورده مرصع گفتار خوش لبان باریک چه قیاس جمع غیر حیوانات بهاست چنانکه
رو و رخسارها و لبها و چشمها و لبان رخان خلاف قیاس و قاعده است اما درختان مخالف قاعده
لغت از قبل ضحی است منافی فصاحت نیست و همچنین عکس این جمع حیوانات بالفت نون آمده است
چنانکه سپان و خزان و توران اگر کسی آنها و خرد و ستور را گوید خلاف قاعده لغت است
و دیگر گفته که آخر الف یا با یا باشد در حالت نسبت آن الف با و یا با و او بدل کنند چون
و مرتضی و مصطفوی و مرتضوی و بانسه بانسوی و بی و دهلوی و گاهی حذف کنند چون بیک و یکی
و بیکاله و بیکالی و گاهی بکاف فارسی بدل نمایند چون خانه و خانگی و خزان و خزانگی و بیجا
و شال آن گاهی حرف ثانی را که یا باشد حذف نمایند چون بی منسوب به و قرشی منسوب
بقرش و گاهی الف نون یاده کنند چون حقانی منسوب بحق و ربانی منسوب بر رب گاهی از جمع
چون از می منسوب بر و مروری منسوب بر و دیگر یک لفظ گاهی مفرد و جمع هر دو آید چون مردم
و دشمن مثال لفظ مفرد سعدی گوید بیت سگ اصحاب کهف روز چند پی نیکان گرفت مردم

و قدیم باعتبار غنایه خود قیاس نموده و این قسم در تحلیلات شعری متأخرین بیشتر است
و منتهای موشور همیشه کسور آخر میخوانند و قیاد در آخر لفظ موشور بایستی تکمیل بر آنتیا از مرکب اضافی
یا بکاشته اند و متأخرین آن طریق گذاشته سعدی شعر تو که در بند جوشتین باشی عشق تبار در وقوع
باشی و محافل شبانه آبادی ترجیح قاعده متقدمین بر متأخرین بابت قراول حل نشودنی که بر
ساخته مفصل از اینجا با طلبید چون کلمه مقلوب الا ضاقه را نام موشور می قرار دهند آنگاه آن
کسر از آن بجا نهند مثلاً مست یار را که آخر مضافش کسور است مقلوبش و معنی مضار است
موشور و ضاف الیه که دیدار است مقدم ساخته نام شخصی نهاده دیدار است بجای یک کلمه بعمل
آورند کسوف تایی مست ساقط میشود و زلالی است بیت در کایشن که خوبی رسته است رخ گلبرگ
ششم شسته است امی شسته ششم است کسوف آخر شسته از مضاف شدن نسبت بسوا و بلکه
و دیگر کلمات مقلوب الا ضاقه را اگر هم آرند هم و است شاعری گفته بیت نگه خون اندیشه پیش
که چون گل خیز را ز خوشش خوشی سخت لفظ شسته خون بود چون مقلوب الا ضاقه کسوف شسته
یک لفظ مرکب می معین گردید و بعد از آن که بسوی نگاهش مضاف کردند خون شسته نگاه شد
آنگاه با مقلوب الا ضاقه استن زنگه خون شسته گردید و این قسم در شعر مصنف به نجر قوه دیگر با
کثیر التوقع است این ترکیب مخصوص متأخرین است در قدما کم نظر آمده و یکبار بعضی جافا ضافت گاهی
مشد و گاهی محفت خوانده میشود چون فرود و شر و زرق و برق و خد و خط و غیره و بعضی از
کثرت استعمال از لفظ کسوف ضافت محذوف میشود خصوص آن کلمات که با لفظ صاحب کسوف آید باشند
چنانچه صاحب بدل صاحب گناه و صاحب نظر و غیر آن یک لفظیکه آخرش با مختفی باشد کسان
اضافت در بعضی جا روا داشته اند و یک انضمام اسم با امر مفید معنی فاعلی و نیز مفعولیت چون
جسم زرد و زرد که معنی جامه زرد و خسته است دست پرور که معنی دست پرورده و زهر آلا معنی
زهر آلوده شده از اینجا است که شیدای هند بر بیت قصیده ملک الشعراء حاجی محمد جان قدسی از
حضرت مولانا فی بر لفظ زهر آلا اعتراض کرده اند از اجلال بهشت نامه که بشید نوشته آورد

و قدیم باعتبار ندیه خود قیاس نمود و این قسم در تحلیلات شعری متأخرین بیشتر است که
درینا و موقوفه را همیشه کسور آخر میخوانند و قیاد در آخر لفظ موقوفه بایستی تمکیر بر اتمیا از مرکب اضافی
نکاشته اند و متأخرین آن طریق گذاشته سعدی شعر تو که در بند جوشتین باشی عشق ببار درون
باشی و محافل است اما ابوی ترجیح قاعده متقدمین بر متأخرین بابت قراول حل نشوئی که
ساخته مفصل از اینجا با طلبی چون کلمه مقلوب الا ضافه را نام موقوفه فی قیاد و بند آنگاه آن
شعر از آن بیاورند مثلاً مست یدر را که آخر مضامین کسورست مقلوب معنی مضار است
خبر و ضافه الیه که دیدار است مقدم ساخته نام شخصی نهاده دیدار است بجای یک کلمه بعمل
نبرد کسوف تایی مست ساقط میشود و زلالی است بیت درین شش که خوبی رشته است رخ کلمه
نهم شسته است امی شسته ششم است کسوف آخر شسته از مضامین شدن نیست کسور و بلکه
بار کلمات مقلوب الا ضافه را اگر هم آید هم است شاعری گفته بیت نگه خون اندیشه پیش
کن گل خیز را ز آغوشش خویش نخست لفظ شسته خون بود چون مقلوب الا ضافه کسوف خون شسته
لفظ مرکب می معین گردید و بعد از آن که بسوی گاهش مضامین کسوف خون شسته نگاشت
و با مقلوب الا ضافه استنایک خون شسته گردید و این قسم در شعر مصنف به نجر قوه دیگر با
و قیاس این ترکیب مخصوص است در قیاد که نظر آمده و دیگر بعضی جاف الفاظ ضافه گاهی
در و گاهی محقق خوانده میشود چون فرو قند و شر و زرق و برق و خط و غیره و بعضی جالب
بمعانی از لفظ کسوف ضافه مخزون میشود خصوص آن کلمات که با لفظ صاحب کسوف آید باشند
چون صاحب بدل صاحب گناه و صاحب نظر و غیر آن یک لفظیکه آخرش با مختفی باشد کسانیک
است در بعضی جا روا داشته اند و یک انضمام اسم با امرضیه معنی فاعلی و نیز مفعولیت چون
نزد و زور که معنی جانانه زور و خسته است و است پرور که معنی است پرورده و زهر آلوده
و ده شده از اینجا است که شیدای هفت بر بیت قصیده ملک الشعراء حاجی محمد جان قدسی از را
نموده اندانی بر لفظ زهر آلوده اعتراض کرده اند از اجلال بهشت نامه که بشید نوشته آورده
از فقه پیشانی کلام

که ازین است الفاظ بسیارست که بمعنی اهم فاعل اهم مفعول هر دو آمده بقرینه مقام می
طایفه میشود مثلاً کار ساز و عالمگیر جهان که فرنی و انش آموزد و عالم سوز که بمعنی اهم فاعل است و در
بعض احیان همین الفاظ در تکرار این و آن معنی مفعولی میکنند چنانکه گویند فلان کار ساز شد و همچنین
فلان خدا گیر شد و این گاشن خدا آفرین است فلان کار پیر آموز است فلان خیر خام سوز شد
و غیر آلامی بمعنی عمیر آلوده شده چنانچه درین بیت چو آن غنچه دامن آید گلگشت عیبه آلامی شد
بوم و برودشت و مخصوص لفظ زهر آلامی که در کلام کلی از اکابر و شمار معجزات پیغمبر صلی الله
و آله و سلم در باب سخن آمدن بزغال سموم وارد است بیت آن عمیر بترق بر این گفت از من
که زهر آلامی است انتی دیگر اشتراک لغات در فارسی هندی چنانچه در اول توافق و آن گاهی
بعینه باشد که همان لفظ بهمان معنی که در فارسی است هندی نیز باشد چنانچه در معنی مالک فارسی
و هندی بعینه است گاهی در یکی ازین زبان اندکی تغییر داشته باشد و جرئت مثل و سوز
که عدد و فرست اگر چه پسین بهر دو زبان بهما تبدیل فرار و مانند ماس ماه که بعضی شهر خوانند
در حرکت مانند نیکو که هندی نون بیا رسیده و فتح کاوت و او سا کن در فارسی بیا محمول و او
محمول است بمعنی خوش و این دو قسم بسیارست گاهی هر دو نسبت عموم خصوص بود چنانکه لفظ
که در هندی بمعنی مطلق گل و در فارسی بمعنی گستر مطلقاً همچنین لفظ بدن که در هندی بمعنی روستا و
فارسی تمام تن باشد لیکن بدن لفظ عربیست گاهی یکی زیادتی بود و در هر لفظ مثل کات یک در هر
زبان بمعنی واحد است گاهی اختلاف در کیفیت و مثل لفظ اشتراک تبای و شت در فارسی
بعیرت در هندی تبای هندی که تلفظ آن غیر هندی و شوار است بمعنی ند که دوم اتفاق است چنانکه
لفظ جابو که در هر دو زبان بمعنی مکته که بدان خاشاک خانه رو بند آمده لیکن در هندی جابو بحیم مخلوط
بهما و اکهند است ناخود از جابو که بمعنی نفت روست در فارسی مخفف جابو و این قسم اختلاف
موجب تفاوت رنگ و رسوم نفرست چنانکه لفظ انک هندی صلیست و فارسیان استعمال کرده اند
و این اکثر بنا بر ضرورت باشد چهارم التزام است که الفاظ هندی در فارسی و در زبان چنانکه طغرا

[illegible]

آورده پنجم تهنید است و آن آوردن الفاظ فارسی در زبان هندیست چنانکه الفاظ فارسی
که در وفات هندی نویسنده مثل وزاچه و این قسم پنجم مصطلح خان آرزوست کتب دیگر یافته
و دیگر در میان ترکیب اسم و امر یعنی فاعلی فاصله الفاظ جازست و قدما بیشتر کلمات ظرفیه
و در متناخرین بلا قید هر لفظیکه باشد صداد در شرط هوری بیشتر از دیگران قیست و دیگر ترکیب
دو اسم افاده معنی متعدده میکند چنانچه ابر فیض یعنی فیض او و همچو ابرست نازک مزاج و عالی دستگاه
یعنی از دانه مزاج نازک و دستگاه عالی و جان آرام و آرام جان یعنی آرام و جان کننده هر دو
عبارت درست است و این معنی بسبب آنست که تضام دو لفظ جانی از معنی ظرفیت نشان دهنده
و نه بصید معنی صید کننده زهر یا صید شونده زهر هر دو درست است ازین عالمست جگر سیر
و دیگر الفاظ بدون امر معنی فاعلی مراد دارند و دیگر بعضی با صفت موصوف و مضان و مضان الیه
در تقدیم تاخیر حکم مساوات دارند چون مردم خردمند و خردمند مردم یا تشبیهات و استعارات
اقسام متعدده است هم تشبیه از روی شکل است هم از روی معانی مثلاً گویند که سپر آفتاب
این تشبیه از روی شکل است و آتش آفتاب تشبیه از روی معنی و سوار آفتاب از روی استعاره
یا قرینة الفاظ چون کوکبه نجوم یا گرد صبح انواع استعارات بسیارست چنانکه خاقانی گفته
درده از آن چکیده خون آبله تن زان کابلخ فلک برده عروس غلوری از خون چکیده
آبله زان می مراد باشد چه آن شیر افشوده ز رست سائمه بلکه در تحریر صنایع و ترا
انچه ضروری الاولاد و کثیر الوقوع متن مصنف بود و پر و ختم و در اکثر مقام اشارت این صنایع
و تراکیب شرح رفته و انچه بسبب تشوید معانی و مطالب متن مقصوری بایامی آن آمده است
برضا ترصانی و وجدان افی نکته یابان قیقه فهم مخفی و محتجب شخا اهدا و جهت امتیاز عبارت
متن شرح علامت مهم و حا از سرخی نوشته اند اما احتلاط بین ما راه نیابد
والله ولی التوفیق ومنه الاستعانة لا اله الا هو المتعان فقط

شام

JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
Kashmir Division - Srinagar

2000-00
2000-00

Title _____

Author _____

Accession No. 72-111-1000

Call No. 63

[illegible]



~~_____~~

~~SECRET~~

[illegible]

JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
Kashmir Division - Srinagar

